منٹو کی کہانی ’جی آیا صاحب‘ کا خلاصہ

سعادت حسن منٹو اردو کے مایۂ ناز افسانہ نگار ہیں۔ حالاں کہ انھوں نے دوسری اصناف پر بھی طبع آزمائی کی، ڈرامے اور خاکے بھی لکھے، مگر وہ بنیادی طور پر افسانہ نگار تھے۔ دھواں، چغد، خالی بوتلیں خالی ڈبے، سڑک کنارے اور نمرود کی خدائی وغیرہ ان کے مشہور افسانوی مجموعے ہیں۔ سیاہ حاشیے افسانچوں کا مجموعہ ہے۔ جس میں تقسیم ہند اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل پر مؤثر افسانچے شامل ہیں۔

’’جی آیا صاحب‘‘ اصل میں ایک فقرہ ہے، جو ایک دس سال کی عمر کا نوکر، جس کا نام قاسم ہوتا ہے، اپنے مالک کی پکار کے جواب میں کہتا ہے۔ محمد قاسم ایک کمزور طبقے کا نوعمر لڑکا ہے، جو ممبئی کے ایک امیر ترین انسپکٹر کے گھر میں ملازم ہوتا ہے۔ اس کا کام باورچی خانے کی صفائی، جوتے کی پالش، اور جھاڑو پونچھا لگانے اور بازار سے سودا سلف لانا ہوتا ہے۔ یہ صبح تڑکے اٹھ کر رات تک انھی کاموں میں لگا رہتا ہے۔ اس کی زندگی میں آرام نام کی چیز نہیں ہوتی۔ ہر وقت اس پر کام سوار رہتا ہے۔ اس لیے وہ اکثر تکان کا شکار رہتا ہے۔ کبھی کبھار نیند بھی اس پر غالب آجاتی ہے، کم سونے کی وجہ سے اس کی زندگی میں چین نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ زندگی پر موت کو ترجیح دینے لگتا ہے اور اس کو زندگی سے موت بھلی محسوس ہونے لگتی ہے۔ لیکن ادھر ستم ظریف مالک ہے جو کبھی اس کی تکلیف اور دکھ درد کا احساس نہیں کرتا، ہر دم اس پر سوار رہتا ہے اور اس کو دیر رات تک کام کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ ایک بار وہ جوتا پالش کرتے ہوئے غنودگی کی شدت کی وجہ سے سو جاتا ہے۔ انسپکٹر مالک اس کو گالیاں دے کر جگاتا ہے۔

وہ ان پریشانیوں سے نجات پانے کے لیے ایک مرتبہ اپنی انگلی بھی کاٹ لیتا ہے۔ مگر کام سے اس کو فرصت نہیں ملتی۔ وہ دوسری اور تیسری مرتبہ بھی اپنی انگلی کو زخمی کر کے اس وبال سے نجات پانے کوشش کرتا ہے، تیسری بار زخم بہت گہرا لگ جاتا ہے۔ بہت زیادہ خون نکل آتا ہے۔ دانستہ غلطی کے ارتکاب کی وجہ سے اس کو ملازمت سے نکال دیا جاتا ہے۔ اس کی بقایا تنخواہ بھی نہیں دی جاتی۔ وہ اپنی مالکن کو رخصتی سلام کر کے گھر سے باہر نکل جاتا ہے۔ مگر انگلی کا زخم درد سے اس کو تڑپاتا رہتا ہے۔ یہی زخم اس کے لیے دردناک ثابت ہوتا ہے۔ وہ اس کے علاج کے لیے ایک خیراتی ہسپتال میں بھرتی ہو جاتا ہے، جہاں ڈاکٹر یہ فیصلہ سناتے ہیں کہ اس کی زندگی بچانے کے لیے اس کا ہاتھ کاٹنا ضروری ہے۔

منٹو نے اس افسانہ میں سرمایہ داروں اور امیروں کے ظلم کو آشکار کیا ہے کہ کس طرح یہ لوگ اپنے گھر کے خادم اور مزدور پیشہ افراد پر ظلم وستم روا رکھتے ہیں۔ منٹو نے ہمیں یہ احساس دلایا ہے کہ مزدوروں کے بھی حقوق ہوتے ہیں، وہ بھی آرام چاہتا ہے، انھیں آرام کرنے، سونے اور اپنی ضرورت پورا کرنے کا حق ملنا چاہیے۔ یہ افسانہ ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ ظلم و ناانصافی کا خاتمہ ہونا چاہیے اور مزدوروں اور نوکروں سے انسانیت کا سلوک روا رکھنا چاہیے اور جن کی خدمت اور ملازمت سے ہم آرام و سکون کی زندگی بسر کرتے ہیں، انھیں بھی آرام اور سکون کا موقع دینا ہم پر واجب ہے۔

DR ABRAR AHMAD

URDU DEPARTMENT

BM COLLEGE RAHIKA,

MADHUBANI